96820-وائرس (c) کا شکار شخص اپنی منگیتر کو بیماری کے متعلق ضرور بتائے ؟

سوال

میں انتیس برس کا جوان ہ اور تقریبا چار برس سے انکشاف ہوا ہے کہ مجھے وائرس (c) کا مرض ہے ، میں نے کئی ایک لڑکیوں کو شادی کا پیغام دیا ہے اور جب میری اور لڑکی کے گھر والوں کی پہلی ملاقات ہوتی ہے تو میں انہیں اپنی اس بیماری کا بتاتا ہوں تو وہ فورا اس رشتہ سے انکار کر دیتے ہیں ، حالانکہ یہ بیماری اس وقت تک منتقل نہیں ہوتی جب تک خون منتقل نہ ہو، اور نہ ہی یہ متعدی ہے ، اور پھر میری حالت سے بھی بیماری محسوس نہیں ہوتی اور کوئی علامت ظاہر نہیں اب مجھے کیا کرنا چاہیے آیا میں اس بیماری کے متعلق بتاؤں یا نہ ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے
کہ وہ آپ کو عافیت و شفایابی سے نوازے ، اور آپ کو نیک و صالح بیوی اور اولاد عطا
فرمائے.

دوم :

جب یہ بیماری ایسی ہے کہ لوگ اس سے
نفرت کرتے ہیں اور اس بیماری کے شکار شخص سے شادی کرنے سے اجتناب کرتے اور بچتے ہیں ،
تو یہ عیب شمار ہوتا ہے ، اس لیے اس بیماری کا بیان اور وضاحت کرنا ضروری ہے لڑکی
والوں کو اس سے دھوکہ میں رکھنا اور اسے چھپانا حرام اور دھوکہ شمار ہوگا.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" قیاس یہ ہے کہ : ہر وہ عیب جو خاوند
اور بیوی کو ایک دوسرے سے متنفر کرنے کا باعث ہو اور اس سے نکاح کا مقصد محبت و
الفت اور مودت حاصل نہ ہوتی ہو تو یہ اختیار کو واجب کرتا ہے "

دیکھیں : زاد المعاد (166/5).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

" اور جو شخص بھی صحابہ کرام اور سلف
کے فتاوی جات پر غور و تامل کرے گا اسے یہ معلوم ہوگا کہ انہوں عیب کی وجہ سے رد کو

ومخصوص نہیں کیا...

اور یہ بھی کہنا ہے : جب نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے تاجر کے لیے سامان تجارت میں عیب چھپانے کو حرام کیا، اور یہ بھی
حرام کیا کہ جسے سامان میں عیب کا علم ہو تو اس کی لیے خریدار سے وہ عیب چھپانا
حرام ہے.

تو پھر نکاح میں عیب کو کس طرح
چھپایا جاسکتا ہے؛ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فاطمہ بنت قیس رضی
اللہ تعالی کو فرمایا تھ جب وہ شادی کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معاویہ
یا ابو جھم کے بارہ میں مشورہ لینے آئی تو آپ نے فرمایا :

"معاویہ تو تنگ دست ہے اس کے پاس
مال نہیں، اور ابو جہم تو اپنی لاٹھی ہی کندھے سے اتارتا نہیں"

اس سے یہ معلوم ہوا کہ نکاح میں عیب
کو بیان کرنا واجب اور ضروری ہے، تو پھر اس عیب کو چھپانا اور اسے دھوکہ میں رکھنا
اور تدلیس کرنا اس کے لزوم کا باعث کیسے ہو سکتا ہے، اور عیب والے کو دوسرے کی گردن
میں کیسے طوق بنایا جاسکتا ہے حالانکہ وہ اس سے شدید نفرت بھی رکھتا ہے " انتہی.

دیکھیں : زاد المعاد (168/5).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

"صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب جس سے
نکاح کا مقصد فوت ہوتا ہو وہ عیب شمار ہوتا ہے، اور بلاشک وشبہ نکاح کے مقاصد میں
فائدہ وخدمت اور اولاد پیدا کرنا اہم چیز شمار ہوتی ہے، اور یہ اہم ترین مقاصد ہیں،
اس لیے جب ان مقاصد کے لیے کوئی مانع ہو تو وہ عیب شمار ہوگا.

اس بنا پر اگر بیوی خاوند کو بانجھ
پائے، یا پھر خاوند اپنی بیوی کو بانجھ پائے تو یہ عیب شمار ہوگا" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (274/5)
طبع مرکز فجر.

آپ یہ بھی جان لیں کہ آپ کے صدق و
یقین اور اس عیب کی وضاحت و بیان کرنے سے امید رکھی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالی آپ کو
توفیق سے نوازے گا اور آپ کو بہتر چیز عطا کریگا، آپ کو ایسی بیوی ملے گی جس سے آپ
خوش ہو جائینگے، یا پھر آپ کو اسی بیماری کی شکار بیوی حاصل ہو جائیگی، یہ سب کچھ
اللہ سبحانہ و تعالی کی تقدیر کے مطابق ہے.

واللہ اعلم.